مخلصی

غریبی ،بیماری اور رُوحانی موت سے رہائی

کینتھ ای۔ ہیگن

مخلصی

غریبی، بیماری اور رُوحانی موت سے رہائی

REDEEMED

From Poverty, Sickness, And Spiritual Death

Second Edition

Urdu Language

(Copyright) © **1983** RHEMA Bible Church
AKA Kenneth Hagin Ministries, Inc.
ISBN 0-89276-001-X

مخلصی

غریبی، بیماری اور رُوحانی موت سے رہائی

از: کینتھ ای۔ ہیگن

مترجم: اُردو میڈیا سنٹر انٹرنیشنل

FAITH LIBRARY PUBLICATIONS
FAITH

فہرست

1۔ غربت کی لعنت سے مخلصی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔1
2۔ بیماری کی لعنت سے مخلصی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔23
3۔ رُوحانی موت کی لعنت سے مخلصی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔52

باب نمبر 1

غربت کی لعنت سے مخلصی

”مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا، اُس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے تاکہ مسیح یسوعؔ میں ابراہام کی برکت غیر قوموں تک بھی پہنچے اور ہم ایمان کے وسیلہ سے اُس رُوح کو حاصل کریں جس کا وعدہ ہوا ہے۔ اور اگر تم مسیح کے ہو تو ابراہام کی نسل اور وعدہ کے مطابق وارث ہو“

گلتیوں 3:13, 14, 29

مسیح نے ہمیں شریعت کی لعنت سے مخلصی دی ہے!

شریعت کی لعنت کیا ہے؟ شریعت کی لعنت کو جاننے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم شریعت میں جا کر دیکھیں۔ نئے عہد نامہ میں لفظ شریعت پُرانے عہد نام کی پہلی پانچ کتابوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جب ہم ان کتابوں کو پڑھتے ہیں یا شریعت کو پڑھتے ہیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ خُدا کی شریعت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے جو لعنت یا سزا ملتی ہے وہ تین حصوں میں ہے۔

(1) غربت (2) بیماری (3) رُوحانی موت۔

"کیونکہ جسمانی ریاضت کا فائدہ کم ہے لیکن
دن داری سب باتوں کے لئے فائدہ مند ہے
اس لئے کہ اب کیا اور آئندہ کی زندگی کا وعدہ بھی
اِسی کے لئے ہے"۔ 1 تیمتھیس 8:4

کچھ لوگوں کا یہ ماننا ہے کہ اِس زندگی میں کسی قسم کی بھی برکات کا وعدہ نہیں ہے۔ لیکن یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ ہمارے پاس ہے۔

استثنا 17:28-15,40-38 غربت کی لعنت خُدا کے فرزندوں پر اُس وقت آتی تھی، جب وہ اُس کی نافرمانی کرتے تھے۔ یہ ایک لعنت تھی جو کہ اُن پر اُس وقت آتی تھی، جب وہ اُس کے حکموں پر عمل نہیں کرتے تھے۔

پولُسؔ رسُول نے فلپیوں کے نام خط میں لکھا!

"میرے خُدا اپنی دولت کے موافق جلال سے مسیح یسُوعؔ میں تُمہاری ہر ایک دن احتیاج رفع کرے گا"۔(فلپیوں 19:4)

آپ کی ضروریات میں مالی' جسمانی اور دوسری ضُروریات بھی شامل ہیں۔

درحقیقت پولُس رسُول اِس باب میں مالی اور جسمانی چیزوں کی بات کر رہا ہے۔یسُوعؔ نے کہا!

"پہلے تُم اُس کی بادشاہی اور راستبازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تم کو مل جائیں گی"۔ متی 33:6 "یہ سب چیزیں بھی تُم کو مل جائیں گی" یہ زندگی کی ضروریات ہیں' مثلاً کھانے اور پہننے کی چیزیں وغیرہ۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ ایک مسیحی جو کہ خُدا پر ایمان رکھتا ہے اُسے حلیم اور رُوحانی ہونے کے لئے اُس کے پاس کچھ بھی نہ ہو اور اُسے غریبی کی زندگی گزارنی چاہیے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ زندگی گزارنے کے لئے 'تمہارے سر پر نہ ٹوپی ہو' نہ جوتے کے تلوے ہوں' اور پُرانے کپڑے ہوں ۔۔۔۔یعنی مشکل سے زندگی گزاریں۔۔

'(لیکن یہ وہ نہیں جو یسوعؑ نے کہا)۔ یسوعؑ نے ایسا نہیں کیا! اُس کی بادشاہی اور راستبازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تُم کو مل جائیں گی "۔ "تُم سے لے لی نہیں جائیں گی "۔ اُس نے کہا "تم کو دی جائیں گی "۔ خدا کی ستائش ہو۔

"دیا کرو تُمھیں بھی دیا جائے گا۔ اچھا پیمانہ داب داب کر اور ہلا ہلا کر اور لبریز کر کے تُمہارے پلّے میں ڈالیں گے کیونکہ جس پیمانہ سے تُم ناپتے ہو۔ اُسی سے تُمہارے لئے ناپا جائے گا"۔

لوقا 38:6

آیئے پہلے یہ سوال پوچھتے ہیں؟ کیا یہ سچ ہے؟ کیا یسوؔع مسیح سچ بول رہے ہیں' یا جھوٹ؟ میر اایمان ہے یہ سچ ہے۔ کیا آپکااِیمان ہے کہ یہ سچ ہے؟ غور کریں کہ اُس نے کہا"ڈالیں گے"۔

یقیناً یہ سب خُدا کر رہا ہے لیکن اُس نے کہا"تُمہارے پلّے میں ڈالیں گے"۔

کچھ عرصہ پہلے مجھ سے میرے ایک دوست نے سوال پوچھا"بھائی ہیگن"کیا آپ نے کبھی لوقا 6:38 پر کلام سُنایا ہے؟

میں نے کہا کہ میں اِس آیت کو استعمال کرتا ہوں لیکن مجھے یاد نہیں کہ میں نے صرف اِسی آیت کو لے کر کلام سُنایا ہو۔ لیکن میں نے اپنے کلام میں اِس آیت کو بہت بار استعمال کیا ہے۔ اُس آدمی نے جواب دیا، اچھا! ابھی کچھ عرصہ پہلے ہمارے چرچ میں ایک خادم آیا جس نے دو ہفتوں کی عبادت کروائی۔ اور اُس نے ہر رات اپنی عبادت میں اِس آیت کو استعمال کیا۔

ایک رات اُس خادم نے اِس آیت پر کلام دیا۔ اور میں آپ کو بتائو کہ میں نے اِس آیت پر پہلے کبھی بھی اتنا نہیں سوچا تھا جب تک کہ اُس خادم نے اُس آیت کو بار بار دُہرایا۔ اُن دو ہفتوں کی آخری عبادت میں جب ہمارے چرچ کے خادم نے دوسرے خادم کے لئے محبت کا ہدیہ اٹھایا تو اُس خادم نے کہا دوستوں میں خُدا کے رُوح سے متاثر ہو کر اِس چرچ میں اے۔ سی لگوانے کے لئے ہدیہ اُٹھانا چاہتا ہوں۔

میرا ایک دوست جو کہ ایک سو لوگوں کی جماعت کو بائبل کلاس دیتا تھا اُس نے مجھے کل رات کی عبادت کے بارے میں بتایا۔ اُس خادم نے کلیسیاء سے کہا جو کہ 1800 لوگوں پر مشتمل تھی' میں آج رات دس ہزار ڈالر لینا چاہتا ہوں۔

مجھے معلوم ہے کہ یہ بہت بڑی رقم ہے' اور آپ نے اِسی عبادت کے دوران دینی ہے۔

لیکن میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں' اُس نے وہ حوالہ پڑھا جو ہر رات پڑھتا تھا' ''دو تو تمہیں دیا جائے گا''۔ پھر اُس نے کہا کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ کوئی وہ رقم دے جو وہ دے سکتا ہو' وہ دو جو تم نہیں دے سکتے۔

اگر تمہیں لگتا ہو کہ تُم 50 ڈالر دے سکتے ہو اور 100 ڈالر نہیں دے سکتے تو 100 ڈالر دو۔ اور اگر آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ آپ 500 ڈالر دے سکتے ہیں اور 1000 ڈالر نہیں تو 1000 ڈالر دیں۔ اور جب ہم اپنی صلاحیت سے زیادہ دیتے ہیں تو اُس مقام پر ہمیں برکت ملتی ہے۔ اور یہ سچ ہے۔ پھر اُس نے مزید کہا!

میں مذبح پر اپنی انجیل رکھنے جا رہا ہوں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ آپ آئیں اور اپنا پیسہ اِس آیت کے اوپر رکھیں اور کہیں!

اے رِب میں آپکے کلام پر عمل کر رہا / کر رہی ہوں۔ میں آپ لوگوں کے لئے خاص طور پر دُعا کروں گا' میں جانتا ہوں کہ خُدا آپ کو یہ پیسے لوٹا دے گا۔

یہ آپ کے لئے کام کرے گا۔ اور اگر نہیں تو میں آپکو آپکے پیسے واپس دلوائو گا۔ اور پھر اِس بارے میں دوبارہ بات نہیں کی جائے گی۔ سنڈے سکول ٹیچر نے کہا ہیگن بھائی! میری کلاس میں بہت سے تاجر تھے۔ اور ایک دفعہ اس عبادت سے پہلے اُن میں سے دو میرے پاس آئے اور مجھے دُعا کرنے کے لئے کہا کہ اُن کے کاروبار کا دوالیہ ہونے والا ہے۔

اگر خُدا نے تیس دنوں میں کچھ نہ کیا تو اُنہیں اپنا کاروبار بند کرنا پڑے گا۔ اور اُس نے کہا کہ بھائی ہیگن ! اُن میں سے ایک نے 500 ڈالر اور دوسرے نے 250 ڈالر ہدیہ دیا' اور وہ اُدھار کی رقم تھی لیکن 30 دن کے اندر وہ دونوں کے کاروبار خطرہ میں سے باہر آ گئے تھے۔ خُدا نے اُنہیں حیران کن برکات عطا کیں۔

ملاکی 3:10 خُدا نے یہ الفاظ بیان کیے ! پوری دہ یکی ذخیرہ خانہ میں لاؤ' تاکہ میرے گھر میں خوراک ہو' اور اِسی سے میرا امتحان کرو' کہ خُدا نے کہا کہ میں آسمان کے تمام دریچوں کو کھول کر تُمہیں برکت دیتا ہوں کہ نہیں یہاں تک کہ تُمہارے پاس اُسے رکھنے کی جگہ نہ ہو''۔

اصل میں ہمیں تب تک نہیں ملتا جب تک ہم اپنی دہ یکی نہیں دیتے۔ مجھے میرے ایک دوست نے کہا بھائی ہیگن ! دہ یکی دینا صرف پُرانے عہد نامہ میں ہے۔

یہ صرف موسیٰؑ کی شریعت میں ہے۔ کیا آپ یہ نہیں جانتے؟" مجھے نفرت ہے کہ میں اِس طرح کے جملے بول کر اپنی انجیل کے متعلق جہالت کی نمائش کرئوں"۔ ابراؔہام نے موسیٰؑ کی شریعت کے آنے کے ۵ سو سال پہلے دہ یکی دی۔ یعقوبؔ نے اُس کے ۲۵۰ سال پہلے دہ یکی دی۔

"ہاں" کسی نے کہا لیکن نئے عہد نامہ میں کوئی بھی ایسی آیت ہمیں نہیں ملتی ہے کہ ہم دہ یکی دیں۔ ایسے لوگوں کو عبرانیوں ۸:۷ آیت پڑھنے کی ضرورت ہے۔ یہ کس کے بارے میں ہے؟ کیا یہ نیا عہد نامہ نہیں ہے؟" اور یہاں تو مَرنے والے آدمی دہ یکی لیتے ہیں مگر وہاں وہی لیتا جس کے حق میں گواہی دی جاتی ہے کہ وہ زندگی ہے"۔

یہ یسُوعؔ مسیح کے بارے میں ہے۔

ابراہاؔم کی برکت ہماری ہے

تقریباً ہر بار جب آپ خُدا کے کلام میں سے کچھ دلچسپ کلام پڑھتے ہیں یا کسی اچھی چیز حاصل کرنے کا وعدہ، اور آیت جس پر آپ تُوکل کر سکیں اور اچانک کوئی آپ کو کہے،

"یہ صرف یہودیوں کے لئے ہے"۔ "یہ آج کے زمانہ میں ہمارے لئے نہیں ہی–"۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ یہ جانیں کہ ابراہاؔم کی برکات ہماری ہیں۔ یہ صرف اُن کے لئے نہیں ہیں جو جسمانی طور پر ابراہاؔم کی نسل ہیں۔ یہ ہمارے لئے ہے! یاد رکھیں کہ آیات کیا کہتی ہیں!

"(14) تاکہ مسیح یسُوعؔ میں ابراہاؔم کی برکت غیر قوموں تک بھی پہنچے اور ہم ایمان کے وسیلہ سے اُس رُوح کو حاصل کریں جس کا وعدہ ہوا ہے۔
(29)اور اگر تُم مسیح کے ہو تو ابراہاؔم کی نسل اور وعدہ کے مطابق وارث ہو۔"
(گلتیوں29-14:3)

ابراہاؔم کی برکت ہماری ہے۔ کوئی بھی اس برکت کو ہم سے نہیں لے سکتا۔ وہ شکی، بے ایمان، خُوشی کے قابل، اور شک فرُوش اِس قابل نہیں ہیں کہ ہماری برکت کو ہم سے چھین سکیں۔ ابراہاؔم کی برکت میری ہے۔ ابراہاؔم کی برکت آپ کی ہے۔ یسُوعؔ مسیح کے ذریعہ سے۔ ہلیلویا! ابراہاؔم کی برکت کے تین پہلو تھے۔

پہلی چیز جس کا خُدا نے اُس سے وعدہ کیا ''کہ وہ اُس کو مالدار بنائے گا''۔ کیا آپ کا مطلب ہے کہ وہ ہم سب کو مالدار بنانا چاہتا ہے؟ جی ہاں! میرا یہی مطلب ہے۔ کیا آپ کا مطلب ہے کہ وہ ہم سب کو ارب پتی بنانا چاہتا ہے؟ نہیں میں نے یہ نہیں کہا۔ لیکن وہ ہم سب کو امیر بنانا چاہتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ لفظ امیر کا مطلب نہ سمجھتے ہوں۔ ڈکشنری میں اس کے معنی ہیں ''ایک مکمل فراہمی'' یا ''کثرت کی فراہمی''۔

''خُدا کی ستائش ہو''۔ مسیح میں کثرت کی فراہمی ہے۔

ایک دفعہ میرے پاس ایک نئی کار تھی۔ لیکن اُس کی گیس مائیلج صحیح نہیں تھی۔ کشادہ سڑک پر یہ ساڑھے تین میل میں ایک گیلن استعمال کرتی تھی۔ یہ کار اچھی گیس مائیلج کی وجہ سے بہت مشہور تھی' تو انہوں نے اس کار کو موٹر تیون۔ اپ دیا' اور اس کے سپارک پلگ اور کنڈنسر کو تبدیل کر دیا' اور اُس کار کے کاربوریٹر پر کام کیا۔

جب میں نے دیکھا! کاریگر نے مجھ سے کہا' پاسٹر اِس میں ایک چیز درست نہیں ہے۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا! اِس ماڈل میں انہوں نے کاربو ریٹر بدل دیا ہے۔ یہاں پر ایک سیٹنگ جو کہ اندر اور باہر ہوتی ہے یہ زیادہ یا کم دونوں پر سیٹ ہو سکتی ہے۔ لیکن یہاں پر یہ زیادہ مقدار پر سیٹ کی گئی ہے' یہ سیٹ ہے کہ پٹرول کی مکمل فراہمی ہو۔ خُدا نے یہ وعدہ نہیں کیا کہ ہمیں کم فراہمی ہو گی لیکن کثرت کی فراہمی۔ ہمیں کثرت کی فراہمی ہے۔ ہمیشہ تک خُدا کی تمجید ہو!

کچھ سال پہلے نیو جرسی کے ایک چھوٹے قصبہ میں پادری اے سوفٹ نے جو کہ ٹرنٹی بائبل چرچ کے پادری تھے اُنہوں نے ایک میٹنگ میں کلام سُنایا۔

اُس وقت وہ پادری 70 برس کے تھے۔ میں اُس دور میں نجات کے اِن پہلوں کے بارے میں کلام نہیں سناتا تھا۔ لیکن اُس عنوان سے اُوپر اور اُس کے ارد گرد سُناتا تھا۔

میں جانتا تھا کہ یہ سچ ہے۔ لیکن کوئی بھی وہاں پر یہ کلام نہیں سُناتا تھا کہ خدا نے ہمیں غریبی کی لعنت سے نجادت دی ہے۔

اِس لئے میں نہیں جانتا تھا کہ آیا مجھے اِس عنوان پر کلام سُنانا چاہیے یا نہیں۔ یہ جانتا تھا کہ بھائی سوفٹ ایک خُدا کا خادم ہے پُرانے دور میں پینٹی کوسٹ میں وہ ایک نامور فل گوسپل بائبل ٹیچر سمجھے جاتے تھے۔ میں نے اُن سے نجات کے حوالے سے کچھ آیات کے بارے میں بات کی۔ بھائی ہیگن !"آپ بالکل درست ہیں"۔

انہوں نے کہا! آپ جہاں کہیں بھی جائو، آپکو اِس بارے میں کلام ضرور سُنانا چاہیے۔ خُدا نے ہم سب کو امیر بنانے کا وعدہ کیا ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں نے اِسے کس طرح تلاش کیا۔

1908ء میں مجھے پاک رُوح کا بپتسمہ حاصل ہوا اور 1911ء میں مَیں اور میری بیوی چین میں مشنری کی حثیت سے کام کرنے لگے۔ (اور یہ فل گاسپل آرگنائزشن اور پینٹی کاسٹل دائرے سے پہلے کی بات ہے)۔

میں لندن میں پیدا ہوا اور وہاں پر ہی بڑھا۔ پھر کینیڈا آگیا اور اُس کے بعد امریکہ' اس لئے میرے انگلستان میں کچھ روابط تھے اور وہاں پر ایک مشن ہمارے مدد کرتا تھا۔

وہ ہمیں 1236 ڈالر ہر سال دیتے تھے۔ جو کہ ماہانہ امداد 103 ڈالر بنتی تھی۔ انہوں نے 1911ء عیسوی' چین میں مشنری کی حیثیت سے گذاری۔ میری ایک جگہ تھی جہاں پر میں اپنی پوشیدہ دُعاؤں کے لئے جاتا تھا لیکن ہر بار جب میں دُعا کے لئے جاتا تھا! خُدا کے رُوح نے میرے دل میں ڈالا کہ اپنا استعفیٰ بھیج دو۔ کیونکہ اگر اِن لوگوں کو پتہ چل گیا کہ تم غیر زبان میں دُعا کرنے میں ایمان رکھتے ہو تو یہ تمہیں امداد نہیں دیں گے کیونکہ وہ ایمان نہیں رکھتے کی غیر زبان میں دُعا پاک روح کے بپتسمہ کی پہلی نشانی ہے۔ تم خاموش رہے وہ جہ کہ غیر قانونی حقائق کی نمائندگی کرکے پیسے لینے کے متبادل ہے۔ انجیل مقدس جو سکھاتی ہے وہ تُم بتا نہیں سکتے ہو۔

ہوشیاری سے تُم کچھ لوگوں کو تو بتا سکتے ہو لیکن اگر تُم کُھل کر لوگوں کو بتانا شُروع کروگے تو وہ تُمہارا آخری دن ہو گا۔ اور میں چاہتا ہوں کہ تُم لوگوں کو پورا سچ بتائو۔ خُدا میں کیا کروں؟

آخر کار بھائی سوفٹ نے خُدا سے پوچھا! اگر میں ایسا کرتا ہوں تو میں ‘ میری بیوی اور ہمارے بچے چین میں بغیر کسی امداد کے ہوں گے۔ 1912ء میں امریکہ میں بنا کسی امداد کے رہنا بہت مشکل تھا تو چین میں تو بہت ہی مشکل ہو گا۔ میں کیا کروں؟ خُدا نے اُسے جواب دیا میں چاہتا ہوں کہ تُم یہ مشن سٹیشن اُنہیں واپس کر دو۔ یہ تُمہارے لئے اچھا نہیں ہے جو تُم اُن سے چھپا رہے ہو۔ تُم کسی اور جگہ پر جا کر نیا کام شُروع کرو۔

”خدا1912ء میں چین میں بغیر کسی امداد کے نیا کام شُروع کروں؟ خدا نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تُم یہ کرو۔ خُدا ہم یہ نہیں کر سکتے۔ خُدا نے کہا کہ کیا تمہیں معلُوم ہے کہ میں نے تمہیں امیر بنانے کا وعدہ کیا ہے۔ بھائی سوفٹ نے کہا! اگر آپ نے یہ وعدہ کیا ہے تو میں نہیں جانتا لیکن میں یہ جان کر خُوشی محسوس کروں گا۔ رمجھ سے خُدا کے رُوح نے پوچھا کہ کیا تُم نے گلتیوں 13-14:3 پڑھا ہے۔

جس میں لکھا ہے کہ مسیح نے ہمیں شریعت کی لعنت سے چھڑایا ہے۔ اور وہ تُمہارے لئے لعنتی بنا، تاکہ ابرآہام کی برکات غیر قوم تک بھی پہنچے اور وہ تُم ہو۔ جو پہلا وعدہ میں ابرآہام سے کیا وہ یہ تھا کہ میں اُسے امیر بنائوں گا۔ اور بھائی سوفٹ نے مجھے بتایا، کہ پھر چیزیں میرے سامنے کھلتی چلی گئیں۔ میں نے اپنی انجیل مقُدس اٹھائی اور پڑھنے لگا۔ اور وہ سب کچھ اُس میں تھا۔ میں نے اپنا استقیٰ بھیجا اور کسی اور جگہ جا کر نیا کام شُروع کر دیا۔ پہلے چھ مہینے مشکل کے تھے۔ ایسا مت سوچیں کہ مشکلات نہیں ہوتی اور مسائل اور آزمائشوں کے آنے سے ایسے لگتا ہے کہ کچھ اچھا نہیں ہو رہا لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ خُدا کا وعدہ سچا نہیں ہے۔ خُدا ہر ہفتہ کی رات مسلئہ حل نہیں کر دیتا، خُدا ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کو مسلئہ حل نہیں کر دیتا، لیکن میں آپ کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں کہ ’’پہلے یا بعد‘‘ خدا مسئلہ حل ضرور کرتا ہے۔

ایک دن ایسا آتا ہے جو کہ تنخواہ کا دن ہوتا ہے۔ بہت سے لوگوں کو ایسا لگتا ہے کہ وہ گُناہ کر کہ بچ گئے کیونکہ اُنہیں گناہ کیے ہوئے ایک ہفتہ گزر گیا اور اُن پر عدالت نہیں ہوئی اور اُنہیں گُناہ کیے ہوئے دو ہفتے گزر گئے اور پھر بھی عدالت نہیں ہوئی اور مہینے گزر گئے پر عدالت نہیں ہوئی اور وہ اپنے اندر اچھا اور آسان محسوس کرنے لگتے ہیں اور اُن کو لگتا ہے کہ اب اُن پر عدالت نہیں ہوگی۔ لیکن میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ پہلے یا بعد میں اُن کے گُناہ کی عدات ضرور ہوگی۔ بھائی سوفٹ نے مجھے بتایا کہ اُس سال کے پہلے چھ مہینے ہمیں ایسا لگتا تھا کہ مجھے میری بیوی اور ہمارے دو بچوں کو چین میں بھُوکا مر جانا پڑے گا۔ ہماری انگلستان سے مدد بند ہوگئی تھی اور امریکہ میں ہماری مدد کرنے والا کوئی نہ تھا۔

ہم نے سوچا کہ ہم کیا کریں؟ پر میں پُرامن تسلی بخش اور خاموش رہا' میں نے اِس بارے میں زیادہ دُعا نہیں کی بلکہ میں خُدا کو اُسکا وعدہ یاد دلاتا رہا میں جانتا تھا کہ وہ میرے اُن حالات کے بارے میں کچھ کرے گا۔

اور جب سال ختم ہوا تو میں نے تخمیناً لگایا کہ خُدا نے مجھے 3750 امریکی ڈالر دیے۔ 1912ء عیسوی میں 3750 ڈالر کا مطلب آج کے 15000 ڈالر یا اِس سے زیادہ کے ہیں۔ مسٹر سوفٹ اِس سے پہلے 1236ء ڈالر سالانہ لیتے تھے۔ لیکن اُس سال میں اُس نے پہلے سے زیادہ لیا۔ خُدا کی ابد تک تمجید ہو۔

دوستوں آپ جانتے ہو کہ ہم میں زیادہ تر غریب نہیں کیونکہ ہم نے خُدا کو عزت دی۔ جبکہ ہم نے اُس کو عزت دی میں نے اِس بات کی تصدیق کے لئے آپکو حوالہ دیا ہے۔ کسی نے کہا اور ہاں لیکن بھائی ہیگن میں پیسے سے ڈرتا ہوں۔

میں نے پوچھا کیوں بھائی؟ کیونکہ انجیل مقُدس کہتی ہے کہ پیسہ گُناہ کی جڑ ہے۔ لیکن انجیل مقُدس ایسا ہرگز نہیں کہتی۔ انجیل مقُدس کہتی ہے کہ ”زر کی دوستی ہر قسم کی بُرائی کی جڑ ہے“۔

(1 تیمتھیس 10:6) ہو سکتا ہے کہ آپکو اُس گناہ کا پچھتاوا ہوا ہو اور آپ کے پاس ایک سکہ بھی نہ ہو۔ آپ کے پاس پیسہ ہونا بُری بات نہیں لیکن یہ غلط ہے اگر پیسہ آپ کو رکھتا ہو۔ اگر پیسہ انسان کا حاکم بن جائے تو یہ غلط بات ہے۔ انسان پیسے کو اتنا پیار کر سکتا ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی جائے یا کسی بھی طریقے سے اُسے حاصل کر سکتا ہے۔ اگر آپ اُس کے ہاتھ کاٹ دو تو وہ اُسے پیروں سے اُٹھالے گا۔ اگر اُس کے پائوں کاٹ دو گو تو وہ دانتوں سے اُٹھالے گا۔ اگر اُس کے دانت کاٹ دوگے تو مسوڑوں سے اُٹھالے گا۔ اور اگر ایسا کسی انسان میں ہے تو پیسہ اُس کا مالک ہے۔ خُدا کا کلام کہتا ہے کہ سونا اور چاندی خُدا کے ہیں۔(حجی 8:2)۔ انجیل مقُدس میں یوں مرقُوم ہے "کیونکہ جنگل کا ایک ایک جانور اور ہزاروں پہاڑوں کے چوپائے میری ہی ہیں"۔(زبور 10:50) ۔خُدا نے اِن تمام چیزوں کو اِس دنیا پر کیوں رکھا ہے؟ یقینا یہ خُدا نے ابلیس اور اُس کے چیلوں کے لئے نہیں رکھا ہے۔ اور اگر رکھا ہے تو اِس کا مطلب ہے کہ خُدا ابلیس اور اُس کے بچوں سے اپنے بچوں کی نسبت زیادہ پیار کرتا ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے ایک آدمی اپنے بچوں کو بھوکا رکھ کر اپنے گھر کا کرایہ نہ ادا کرکے کسی دوسری عورت کے گھر کا کرایہ دے اور اُس کے بچوں کو پالے۔

خُدا ابلیس سے پیار نہیں کرتا بلکہ اپنے بچوں سے پیار کرتا ہے۔ اور کیا یہ اچھی بات نہیں ہے۔ کسی نے مجھ سے کہا بھائی ہیگن مجھے لگتا ہے کہ میں دوسرا ایوبؔ ہوں۔ آپکا کیا مطلب ہے کہ آپ دوسرا ایوبؔ ہیں؟ خُدا کی تمجید ہو اگر آپ خُدا کے ایوبؔ ہیں تو آپ اپنی شفا لیں گے کیوں کہ ایوبؔ نے لی تھی۔ کچھ لوگ سمجھتے ہیں غریب بوڑھا ایوبؔ اپنی زندگی میں بیمار اور دُکھوں سے بھرا تھا۔ کیوں؟ ایوبؔ کی کتاب 9 مہینہ کے عرصہ میں واقع ہوئی۔ کیا کبھی ایوبؔ دوبارہ بیمار ہوا؟ ہمیں نہیں معلُوم' انجیل مقُدس ہمیں ایسا نہیں بتاتی لیکن اگر وہ دوبارہ بیمار ہوتا تو انجیل مقُدس ہمیں ضرور بتاتی۔ خُدا نے اُس کے جسم کو شفا دی اُس کو 10 بچے اور بخشے۔ اُس کو ہر ایک چیز دوہری بخشی اُونٹ' بھیڑیں' گدھے' اور ہر ایک چیز جو اُس کے پاس تھی اُس کو دوگنا زیادہ ملی۔

اور ایوبؑ 140 برس زندہ رہا اور اُس نے اپنی اولاد کی اولاد چوتھی پُشت تک دیکھی۔ سارا جلال خُدا کا ہے۔ خُدا اِس طریقے سے کام کرتا ہے۔ اگر خوشحال ہونا غلط ہو تو خُدا نے یہ تمام چیزیں جو ایوبؑ کے لئے کی غلط تھی۔ (امثال 17:19)

"جو مسکینوں پر رحم کرتا ہے خُداوند کو قرض دیتا ہے اور وہ اپنی نیکی کا بدلہ پائے گا"۔ مُعاشرے میں ہمیشہ ایسے بدقسمت لوگ ہوتے ہیں۔ خُدا نے ہمیں برکت دی اور خُوشحال کیا ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ ہم کنجوسی کریں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم دُوسروں کی مدد کریں' اس لئے خدا نے کہا "جو مسکینوں پر رحم کرتا ہے خُداوند کو قرض دیتا ہے"۔

اگر آج خُدا آپ کے پاس آئے اور کہے کہ مجھے 100 ڈالر کی ضرورت ہے تو کیا آپ اُس کو قرض دیں گے؟ اور اگر آپ کے بھائیوں میں سے کوئی آکر آپ سے 100 ڈالر مانگیں تو کیا آپ اُس کو دیں گے؟

جو مسکینوں پر رحم کرتا ہے خُداوند کو قرض دیتا ہے۔ انجیل مقُدس ایسا فرماتی ہے۔ اور خُداوند نے فرمایا کہ میں اُسے بدلہ دوُں گا۔ اور وہ اُس کی نیکی کا بدلہ دے گا۔ میں یہ اِیمان رکھتا ہوں کہ وہ دے گا۔ کیا آپ یہ اِیمان رکھتے ہیں؟ میرا یہ اِیمان ہے کہ وہ سچا خُدا ہے۔ خُدا ہمیں اِس کا کیسے بدلہ دے گا؟ میں نہیں جانتا، لیکن مجھے لگتا ہے کہ ہمیں لوقا 4-5:7 سے کچھ اندازہ مل سکتا ہے۔ جہاں یسوؔع نے پطرؔس کو اُس نے دو کشتیاں مچھلیوں سے بھری ہوئی دی۔ یہاں پر خُدا کے بارے میں ایک بات ہے کہ وہ کنجوس نہیں ہے۔ میں لوگوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں خُدا کی طرف ہوں۔ میں برکات کی طرف ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی اِس بات میں شامل ہوں۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ برکات کیا ہیں۔ ہلیلویا۔

سبق نمبر 2

بیماری کی لعنت سے مخلصی

مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اُس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چُھڑایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گلتیوں 13:3

مسیح نے ہمیں شریعت کی لعنے سے چُھڑایا ہے! اِس سے پہلے کہ ہم آگے پڑھیں آئیں دیکھیں کہ شریعت کی لعنت کیا ہے۔

استثنا 28:15-22,27-29,35,58-61

(15) لیکن اگر تُو اَیسا نہ کرے کہ خُداوند اپنے خُدا کی بات سُن کر اُس کے سب احکام اور آئین پر جو آج کے دِن مَیں تُجھ کو دیتا ہوں اِحتیاط سے عمل کرے تو یہ سب لعنتیں تُجھ پر نازل ہوں گی اور تُجھ کو لگیں گی۔

(16)شہر میں بھی تُو لعنتی ہو گا اور کھیت میں بھی لعنتی ہو گا۔(17) تیرا ٹو کرا اور تیری کٹھوتی دونوں لعنتی ٹھہریں گے۔(18) تیری اولاد اور تیری زمین کی پیداوار اور تیرے گائے بیل کی بڑھتی اور تیری بھیڑ بکریوں کے بچے لعنتی ہوں گے۔(19) تُو اندر آتے لعنتی ٹھہرے گا اور باہر جاتے بھی لعنتی ٹھہرے گا۔(20) خُداوند اُن سب کاموں میں جن کو تو ہاتھ لگائے لعنت اور اِضطراب اور پھٹکار کو نازل کرے گا جب تک کہ تُو ہلاک ہو کر جلد نیست و نابود نہ ہو جائے۔ یہ تیری اُن بد اعمالیوں کے سبب سے ہو گا جن کو کرنے کی وجہ سے تُو مجھ کو چھوڑ دے گا۔(21) خُداوند اَیسا کرے گا کہ وبا تجھ سے لپٹی رہے گی جب تک کہ وہ تجھ کو اُس ملک سے جس پر قبضہ کرنے کو تُو وہاں جا رہا ہے فنا نہ کر دے۔

(22)خُداوند تُجھ کو تپ دق اور بُخار اور سوزش اور شِدید حرارت اور تلوار اور بادِ سُموم اور گیروئی سے مارے گا اور یہ تیرے پیچھے پڑے رہیں گے جب تک کہ تُو فنانہ ہو جائے۔(27)خداوند تجھ کو مِصر کے پھوڑوں اور بواسیر اور کھجلی اور خارش میں اَیسا مُبتلا کرے گا کہ تُو کبھی اچھا بھی نہیں ہونے کا۔ (28) خُداوند تجھ کو جنون اور نابینائی اور دل کی گبھراہٹ میں بھی مُبتلا کردے گا۔ (29)اور جیسے اندھا اندھیرے میں ٹٹولتا ہے ویسے ہی تو دوپہر دِن کو ٹٹولتا پھرے گا اور تُو اپنے سب دھندوں میں ناکام رہے گا۔اور تجھ پر ہمیشہ ظلم ہی ہو گا اور تُو لُٹتا ہی رہے گا اور کوئی نہ ہو گا جو تجھ کو بچائے۔(35)خُداوند تیرے گُھٹنوں اور ٹانگوں میں اَیسے بُرے پھوڑے پیدا کرے گا کہ اُن سے پائوں کے تلوے سے لے کر سر کی چاندی تک شِفانہ پاسکے گا۔

(58)اگر تُو اُس شریعت کی اُن سب باتوں پر جو اِس کِتاب میں لکھی ہیں اِحتیاط رکھ کر اِس طرح عمل نہ کرے کہ تجھ کو خداوند اپنے خُدا کے جلالی اور مُہیب نام کا خوف ہو۔ (59) تو خداوند تجھ پر عجیب آفتیں نازل کرے گا اور تیری اولاد کی آفتوں کو بڑھا کر بڑی اور دیرپا آفتیں اور سخت اور دیرپا بیماریاں کردے گا۔ (60) مِصر کے سب روگ جن سے تُو ڈرتا تھا تُجھ کو لگائے گا اور وہ تُجھ کو لگے رہیں گے۔ (61) اور اُن سب بیماریوں اور آفتوں کو بھی جو اِس شریعت کی کتاب میں مذکُور نہیں ہیں خُداوند تُجھ کو لگائے گا جب تیرا ناس نہ ہو جائے۔

ہم اِن آیات سے دیکھتے ہیں کہ بیماری شریعت کی لعنت کا ایک حصہ ہے۔

تمام ہلاک کرنے والی بیماریاں اور ہر قسم کی بیماری 61 آیت کے تحت شریعت کی لعنت کا حصہ ہے۔ اِگر ہم خُدا کے حکموں کو توڑیں تو یہ تمام بیماریاں سزا کے طور پر ہم پر آتی تھی۔ انگلش کنگ جیمس بائبل اِس بات پر یقین کرنے کی طرف لے جاتی ہے کہ خُدا ہم پر بیماریاں اور مصیبتیں ڈالے گا۔ کیوں کہ وہاں لکھا ہے کہ ''خُدا ایسا کرے گا''۔

ڈاکٹر روبرٹ ینگ آتھر آف ہنٹ ٹو بائبل انٹر پیٹشن اِس نقطہ کی وضاحت کرتے ہیں کہ عبرانی زبان میں جو ''فعل'' استعمال ہوا ہے وہ اجازت نامہ سے تعلیق رکھتا ہے نہ کہ اُس کو خود کرنے سے۔ اصل میں اِس آیت کا ترجمہ اِس طرح سے کیا جانا چاہیے تھا کہ خُدا ''اجازت'' دے گا تو یہ بیماریاں تُم پر آئیں گی۔ بہت سی اور آیات اِسی ''فعل'' رکنگ جیمس بائبل ٹرانسلیٹ کی گئی۔ مثلاً یسعیاہ 45:7 ''میں ہی روشنی کا مُوجد اور تاریکی کا خالق ہوں' میں سلامتی کا بانی اور بلا کو پیدا کرنے والا ہُوں۔ میں ہی خُداوند یہ سب کچھ کرنے والا ہُوں''۔

کیا خُدا بُرائی کو بنانے والا ہے؟ نہیں۔ اگر ایسا ہے تو یہ خُدا کو ابلیس بنا دے۔ خُدا بُرائی کو اِجازت دے سکتا ہے لیکن اِس کو بنانے والا نہیں ہے۔ عامُوس 6:3 "کیا ممکن ہے کہ شہر میں نرسنگا پھُونکا جائے اور لوگ نہ کانپیں۔ یا کوئی بلا شہر پر آئے اور خُداوند نے اُسے نہ بھیجا ہو"؟

اگر خُدا بلا بھیجتا ہے پھر خُدا کو کوئی حق نہیں کو وہ ہمارے گُناہوں کا انصاف کرے۔ لیکن خُدا نے بلا نہیں بھیجی وہ صرف اِجازت دیتا ہے۔ کسی چیز کا حکم کرنا اور کسی چیز کی اِجازت دینے میں بہت فرق ہے۔ ساؤل بادشاہ جب گُناہ میں گرا، 1 سموئیل 16:14 "اور خُداوند کی رُوح ساؤل سے جُدا ہو گئی اور خُداوند کی طرف سے ایک بُری رُوح اُسے ستانے لگی"۔ دراصل ہوا یوں کہ جب ساؤل گناہ میں گرا تو اُس کی رفاقت خُدا سے ختم ہو گئی اور خُدا نے اُس بُری رُوح کو جو ابلیس کی طرف سے تھی اِجازت دے دی کہ وہ ساؤل کو پریشان کرے۔

عبرانی زبان میں اِن آیات کو اجازتی زمانہ میں لکھا گیا ہے۔ لیکن انگلش زبان میں پر میسو زمانہ میں ترجمہ کرنا مشکل تھا تو اُسے کو سیٹو زمانہ میں ترجمہ کر دیا گیا۔ نہیں خُدا بیماری و بلا اپنے لوگوں پر نہیں بھیجتا ہے جیسے کہ یہ آیات بیان کر رہی ہیں۔ خُدا ا کلام یہ نہیں سکھاتا ہ یہ چیزیں خُدا کی طرف سے آتی ہیں۔ جب خُدا کے لوگ اُس کے احکامات کو توڑتے ہیں تو وہ اُس کی حفاظت کے نیچے نہیں رہتے۔

پھر خُدا ابلیس کو اجازت دیتا تھا کہ اُن پر مصیبت لائے۔ ان کے گناہ اور بُری حرکات اُن پر مصیبتیں لاتی تھیں۔

استثنا 28 ایسی بیماریوں کی فہرست ہے جو کہ شریعت کو توڑنے کے سبب سے آتی تھیں۔ اُن میں سے چند یہ ہیں ٹی بی' ہر قسم کا بُخار ہر قسم کی جلدی بیماری' اندھا پن اور پاگل پن۔

آیت 60 کے مطابق ہم اُوپر دی گئی فہرست میں یہ بیماریاں شامل کر سکتے ہیں۔
استثنا 28:60 "اور مِصر کے سب روگ جن سے تُو ڈرتا تھا تُجھ کو لگائے گا اور وہ تُجھ کو لگے رہیں گے"۔ اور آیت 61 اِس بات کی مزید وضاحت کرتی ہے۔
استثنا 28:61 "اور اُن سب بیماریوں اور آفتوں کو بھی جو اِس شریعت کی کتاب میں مذکور نہیں ہیں خُداوند تجھ کو لگائے گا جب تک تیرا ناس نہ ہو جائے"۔ ہم اِن آیات سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ بیماری وروبا شریعت کی لعنت کا ایک حصہ ہے۔ اور وہ ہم پر آسکتی ہے لیکن خُدا کی ستائش ہو کہ مسیح یسوعؑ نے ہمیں شریعت کی لعنت سے چھٹکارا دیا ہے۔ گلتیوں 3:13 "مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اُس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چُھڑایا"۔

بیماری

برکت یا لعنت

کیا بیماری برکت ہے یا لعنت ہے؟ خُدا کا کلام بتاتا ہے کہ یہ لعنت ہے۔

کچھ لوگ آپ کو یہ یقین دلائیں گے کہ خُدا اپنے بچوں کو وبا اور بیماری کی "برکت" دیتا ہے۔ (اگر ایسا کرتا ہے تو میں کسی اور کو اُس برکت کو لینے نہیں دوں گا) لیکن خُدا کے کلام کے مطابق' بیماری ایک لعنت ہے اور صحت ایک برکت ہے۔ بیماری درد اور تکلیف ہے۔ یہ مریض کے خاندان اور دوستوں کو غلام بنا دیتی ہے جنہوں نے اپنے پیارے کی دیکھ بھال کرنے ہوتی ہے۔ وبا اور بیماری انسانیت کی دشمن ہے۔ بیماری ایک چور اور ڈاکو ہے۔

اِس نے بہت سی جوان مائوں کی صحت خُوبصورتی' اور خُوشی کو چُرایا ہے۔ اِس نے شوہر سے اُس کی بیوی کو اور ماں کو اُس کے بچوں سے محرُوم کیا ہے' کیونکہ وہ اب اِس قابل نہیں رہی کہ ایک ماں اور بیوی کی حیثیت سے اپنا کام سرانجام دیں سکے۔ بیماری نے بہت سے جوان آدمیوں کو چُرایا ہے۔

اُن کی جوانی میں اُن کو پریشانی ، اور خوف میں مُبتلا کر کے اُن کے ایمان کو چُرایا ہے۔ بیاری اور وبا نے لوگوں سے اُن کو خُوشی ،صحت اور پیسے کو چُرایا ہے جس پیسے کی اُنہیں دوسری چیزوں کے لئے ضرورت تھی۔

بیماری

کیا یہ خُدا کی مرضی ہے؟

وبا اور بیماری اپنے لوگوں کے لئے خُدا کی مرضی نہیں ہے۔ خُدا اپنے لوگوں کی نافرمانی کہ وجہ سے اُن پر لعنت نہیں کرنا چاہتا ہے۔ وہ اپنے بچوں کو اچھی صحت دینا چاہتا ہے۔ اور "ہاں" کچھ لوگ مجھے کہتے ہیں "میرا اِیمان ہے کہ پُرانے عہد نامہ میں خُدا بنی اسرائیل کی شفا تھا، اور خُدا چاہتا تھا کہ بنی اسرائیل کی اچھی صحت ہو لیکن ہم پُرانے عہد نامہ میں نہیں رہتے ہیں۔

یہ سچ ہے، لیکن اگر پُرانے عہد نامہ میں شفا بخشی جاتی تھی اور نئے عہد نامہ میں نہیں تو میں حیران ہوں گا۔

کہ نیا عہد نامہ پُرانے عہد نامہ کی طرح ہی اچھا ہے ؟ خُدا کا شکر ہو انجیل مقُدس بتاتی ہے کہ نیا عہد نامہ ایک بہتر عہد نامہ ہے۔

عبرانیوں 6:8

"مگر اِب اُس نے اِس قدر بہتر خدمت پائی جس قدر اُس بہتر عہد کا درمیانی ٹھہرا جو بہتر وعدوُں کی بنیاد پر قائم کیا گیا ہے"۔

میں آپ کو نئے عہد نامہ سے حوالہ یاد دلاتا ہوں "مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اُس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھُڑایا"۔۔۔ (گلتیوں 13:3)۔

یہ خُدا کی مرضی نہیں ہے کہ ہم بیمار ہوں۔ پُرانے عہد نامہ میں بنی اسرائیل کے لئے بھی خُدا کی مرضی نہیں تھی کہ وہ بیمار ہوں اور وہ خُدا کے خادم تھے۔

اِس زمانہ میں ہم خُدا کے فرزند ہیں۔ اگر اُس کی یہ مرضی نہیں تھی کہ اُس کے خادم بیمار ہوں تو اُس کی یہ مرضی نہیں ہو سکتی کہ اُس کے فرزند بیمار ہوں۔ بیماری اور وبا محبت کی طرف سے نہیں ہیں۔ خُدا محبت ہے۔

لوقا 13 باب میں یُسوعؔ سبت کے دن ایک عبادت خانہ میں تعلیم دے رہا تھا۔ ایک عورت وہاں پر آئی جو کہ کُبڑی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ اُس کو کوئی ہڈیوں کی بیماری ہو کیوں کہ اُس کا جسم اُس سمت میں مُڑا ہوا تھا۔یُسوعؔ نے اُسے اپنے پاس بُلایا اور کہا'لوقا 12:13 "اِے عورت تو اپنی کمزوری سے چُھوٹ گئی"۔

جب عبادت خانہ کا سردار غُصہ میں آگیا کیونکہ یُسوعؔ نے اُس بیمار عورت کو شفادی تھی تو یُسوعؔ نے کہا(آیت 16)"پس کیا واجب نہ تھا کہ یہ جو ابراہامؔ کی بیٹی ہے جس کو ابلیس نے اٹھارہ برس سے باندھ رکھا تھا سبت کے دن اِس بند سے چُھڑائی جاتی؟

یُسوعؔ نے کہا کہ ابلیس نے اِس عورت کو باندھا ہوا تھا۔

کرِنیلیس کے خاندان کو تعلیم دیتے ہوئے پطرسؔ نے کہا! اعمال 38:10 "کہ خُدا نے یُسوعؔ ناصری کو رُوح القُدس اور قُدرت سے کس طرح مسح کیا۔

وہ بھلائی کرتا اور اُن سب کو جو ابلیس کے ہاتھ سے ظلم اُٹھاتے تھے شفا دیتا پھرا کیونکہ خُدا اُس کے ساتھ تھا"۔ یہ آیت یہ واضح کرتی ہے کہ جن لوگوں کو یسوعؔ نے شفا دی وہ ابلیس کے ہاتھ سے ظلم اُٹھاتے تھے۔

آج کے دور میں کُچھ لوگ آپ کو یقین کرنے پر مجبور کریں گے کہ بیماری خُدا کی طرف سے اُس کے لوگوں کے لئے برکت ہے "آپ کو کہیں گے" کہ ایسی جگہوں سے دور رہیں جہاں پر بیماروں کی شفا کے لئے دعا کی جاتی ہے "وہ ابلیس کے طرف سے ہے"۔ اگر وہ درست ہیں تو خُدا اور ابلیس نے اپنی نوکریاں ایک دوسرے کے ساتھ تبدیل کرلی ہیں! دو ہزار سال پہلے ابلیس لوگوں کو ظلم دے رہا تھا اور یُسوعؔ اُن کو شفا دے رہا تھا۔

انجیل مقُدس ہمیں بتاتی ہے کہ "یُسوعؔ کل آج اور ابد تک یکساں ہے"۔ (عبرانیوں 13:8) یُسوعؔ مسیح کبھی بھی نہیں بدلتا ہے۔ اُس کی زمینی خدمت کے ابتدا سے لے کر آخر تک یُسوعؔ ابلیس سے جنگ کر رہا تھا۔

اُس کی جنگ آدمیوں سے نہیں تھی لیکن اُن بُری رُوحوں سے جو کہ انسان کے اندر رہتی تھی۔ کبھی بھی یہ کسی کو نہ کہیں کہ بیماری ہمارے لئے خُدا کی مرضی ہے۔ کیونکہ یہ خُدا کی مرضی نہیں ہے۔

انسانیت کے لئے شفا اور صحت خُدا کی مرضی ہے۔ اگر بیماری خُدا کی طرف سے ہوتی تو فردوس بیماری اور وبا سے بھری ہوئی ہوتی۔ یاد رکھیں کہ جب یُسوعؔ زمین پر تھا تو وہ خُدا کی مرضی سے چلتا تھا۔ وہ خُدا کو ہم پر ظاہر کرنے آیا تھا۔

یُسوعؔ خُدا کا کلام تھا۔ وہ خُدا تھا جو ہم سے بات کرتا تھا۔

(دیکھیں یوحنا 14:1، عبرانیوں 1:2-1)۔ اگر آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ خُدا بیماری کے متعلق کیا سوچتا ہے تو یُسوعؔ کو دیکھیں! "وہ شفا دیتا پھرا"۔

یسعیاہ 53:5-4

(4) تو بھی اُس نے ہماری مشقتیں اُٹھا لیں اور ہمارے غموں کو برداشت کیا۔ پر ہم نے اُسے خُدا کا مارا کُوٹا اور ستایا ہوا سمجھا (5) حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھایل کیا گیا اور ہماری بدکرداری کے باعث کُچلا گیا۔

ہماری سلامتی کے لئے اُس پر سیاست ہوئی تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں"۔

متی میں اِن آیات کو ایسے بیان کیا گیا ہے۔

متی 8:17

"تاکہ جو یسعیاہؔ نبی کی معرفت کہا گیا تھا وہ پُورا ہو کہ اُس نے آپ ہماری کمزوریاں لے لیں اور بیماریاں اُٹھا لیں"۔

پطرسؔ رسُول نے پاک روح کی آگاہی سے پیچھے کلوری پر نظر کرتے ہوئے اور زمانہ ماضی کو استعمال کرتے ہوئے آیت لکھی!

1 پطرس 24:2

"وہ آپ ہمارے گُناہوں کو اپنے بدن پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا تاکہ ہم گُناہوں کے اعتبار سے مر کر راست بازی کے اعتبار سے جیئں اور اُسی کے مار کھانے سے تُم نے شفا پائی"۔

میں نے ڈاکٹر جان الیگزاینڈر ڈوئی کی گواہی پڑھی۔

کے کس طرح اُس نے شفا کے متعلق اُس روشنی کو حاصل کیا۔ ڈاکٹر ڈوئی کو نگری گلیشنل چرچ نیوٹن سیڈنی اسٹریلیاء میں خادم کی حیثیت سے کام کرتے تھے، 1875ء میں وہاں پر بوبونک وبا پھُوٹی۔ وہاں پر لوگ مکھیوں کی طرح مرنے لگے۔ ڈاکٹر ڈوئی نے ایک مہینہ سے کم مدت میں اپنی کلیسیاء کے 40 لوگوں کو دفنایا۔ اور اِسی طرح چار لوگ اور مرئے' اور وہ اُن کو دفنانے ہی والے تھے۔ اور بہت سے لوگ اُس وبا میں مُبتلا تھے۔ وہاں پر اُس بیماری کا کوئی علاج نہ تھا۔

ایک دن اپنی کلیسیاء کے بہت سے لوگوں کا حال احوال پوچھنے کے بعد وہ گھر آکر انجیل کا مطالعہ کرنے لئے بیٹھ گئے۔

اُن کے بازئوں اُن کے ٹیبل پر تھے اور اُن کا سر اُن کی بازئوں پر تھا اور وہ خُدا کے سامنے رو رہے تھے۔ ''خدا کیا سب لوگ مرنے والے ہیں؟ وہ رویا۔ ''کیا آپ سب کو لے جانے والے ہو؟ یہ وبا کہاں سے آئی ہے؟

کیا آپ نے اِسے بھیجا ہے؟ اِس کا دل بُری طرح سے ٹوٹا ہوا تھا' اُن خاندانوں کے متعلق سوچ کر جو کہ اُس وبا کہ وجہ سے ٹوٹ گئی تھیں اور اُن بچوں کے بارے میں جو یتیم ہو گئے تھے۔

ڈاکٹر ڈوئی نے بہت سال بعد لکھا تھا! پھر پاک رُوح کا یہ کلام جو کہ اعمال 38:10 میں ہے میرے سامنے روشنی کی مانند اُجاگر ہوا کہ ابلیس بیماری لاتا ہے اور خُدا شفا دیتا ہے۔

ڈاکٹر ڈوئی نے کہا میں نے اپنے آنسُوں پُونچھے۔ میرا دل مضبُوط تھا۔ میں نے شفا کا راستہ دیکھا اور اُس دروازہ کو جو کہ کُھلا ہوا تھا۔ میں نے کہا خُدا میری مدد کریں تاکہ میں گردنواح میں مرنے والوں کو یہ بتائوں کہ ابلیس لوگوں کو برباد کرتا ہے اور یسُوعؔ لوگوں کو مخلصی دیتا ہے' وہ آج بھی یکساں ہے"۔

اُسے بہت انتظار نہیں کرنا پڑا' چندی منٹوں میں دو نوجوان اُس کے مطالعہ کے کمرہ میں آئے اور مشکل سے سانس لیتے ہوئے بولے، "او جلدی آئیں مریم مر رہی ہے"! ڈاکٹر ڈوئی نے اپنی ٹوپی تک لینے کا انتظار نہیں کیا اور اُن کے پیچھے ہی گلی میں بھاگے۔

وہ اِس غُصہ میں تھا کہ ابلیس نے اُس کی کلیسیاء کی ایک بچی پر حملہ کیا ہے۔ ڈاکٹر ڈوئی مریم کے کمرہ میں داخل ہوا اور اُسے دورے کی حالت میں پایا۔ اُس کا ڈاکٹر ہمت ہار گیا تھا اور جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ اُس نے ڈاکٹر ڈوئی کی طرف رُخ کیا اور کہا! جناب 'کیا خُدا کے راستے پُر اسرار نہیں ہیں؟ خُدا کے کلام کا جو بھید ڈاکٹر ڈوئی نے ابھی حاصل کیا تھا وہ اُن کے دل میں بھڑک رہا تھا۔

خُدا کے راستے! وہ گرجا۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ کہنے کی کہ یہ خُدا کا راستہ ہے! نہیں سر یہ ابلیس کا کام ہے' ڈاکٹر ڈوئی نے جواب دیا۔ اُس نے ڈاکٹر کو چیلنج کیا جو کہ اُس کی کلیسیاء کا ایک دُکن تھا "کیا تُم بیمار کی شفا کے لئے ایمان کی دُعا کر سکتے ہو؟

ڈاکٹر نے جواب میں کہا آپ بہت زیادہ پُر جوش ہیں سر' یہ کیسا اچھا ہو گا کہ خُدا کی مرضی پوری ہو' یہ کہہ کہ وہ چلا گیا۔ پُر جوش ڈاکٹر ڈوئی نے لکھا۔ پُر جوش لفظ کافی نہیں۔

کیونکہ میں الٰہی غصہ سے بھرپور تھا اور نفرت سے بھرا ہوا تھا

اُس ہلاک اور تباہ کرنے والی بیماری پر جو کہ ابلیس کی مرضی پوری کر رہی تھی ۔ ایسا نہیں ہے۔ مَیں نے وضاحت کی۔ خُدا کی مرضی ایسا ظلم نہیں کرتی اور میں کبھی بھی ابلیس کے کام کو خُدا کی مرضی نہیں کہوں گا جس کو خُدا کا اپنا بیٹا تباہ کرنے آیا اور یہ اُن میں سے ایک ہے۔ اور خُدا کا کلام میرے اندر بھڑک رہا تھا۔۔ ابلیس کے حملے پر غُصہ میں آتے ہوئے ڈاکٹر ڈوئی نے مریم کی شفا کے لئے اِیمان کی دُعا کی۔

کچھ سالوں کے بعد ڈاکٹر ڈوئی نے بتایا کہ اُس نے اِس طرح دُعا کی تھی ۔ ہمارے باپ مدد کر! پاک رُوح میری مدد کریں کہ میں کس طرح دُعا کُروں۔ اے یسُوعؔ ' ہماری نجات ' ہماری شفا ' ہمارے دوست ہمارے وکیل ہماری شفاعت کریں۔ سُنیں اور شفا دیں ' دائمی خُدا اپنی اِس پیاری بچی کو بیماری اور موت سے رہائی دیں۔ میں کلام پر تُوکل کرتا ہوں ۔ ہم وعدہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔

خُدا کا کلام سچ ہے کہ ''میں ہی تُمہیں شفا دیتا ہوں'' تو اِس بچی کو اِسی وقت شفا دیں۔ خُدا کا کلام سچ ہے کہ ''میں خُدا ہوں اور میں تبدیل نہیں ہوتا'' لا تبدیل خُدا اپنے آپ کو ثابت کریں کہ آپ شفا بخشنے والے ہیں۔ خُدا کا کلام سچ ہے کہ ''جو اِیمان رکھیں گے اُن کے درمیان یہ معجزے ہوں گے 'میرے نام سے وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تُو وہ شفا پائیں گے''

اور میرا اِیمان ہے اور میں مسیح کے نام سے اِس بچی پر ہاتھ رکھتا ہوں اور ابھی اِس وعدے کا مطالبہ کرتا ہوں۔ آپ کا کلام سچا ہے کہ اِیمان کی دُعا بیمار کو شفا بخشتی ہے۔ خُدا میں صرف آپ پر بھروُسہ رکھتا ہوں۔ میں خُدا کے سامنے رویا اور کہا اُسے ابھی بچائیں یسوعؑ کے نام سے آمین۔ اُس لڑکی کے دورے فوری طور پر رُک گئے۔ اور وہ اتنی گہری نیند سو گئی کہ اُس کی ماں کو لگا کہ وہ مر گئی ہے۔

یہ میری نہیں ہے فتح مند ڈاکٹر نے اُنہیں یقین دلایا۔ میں نے دیکھا کہ مسیح نے اُسی طرح جیسے پطرسؔ کے گھر میں اُس عورت کو چُھوا اور اُسکا بخار اُتر گیا' اُسی طرح خُدا نے پھر ہماری دُعا سُن لی ہے۔

کچھ لمحے کے بعد ڈاکٹر ڈوئی نے مریم کو جگایا۔ وہ اپنی ماں سے مخاطب ہوئی اور کہاماں میں بہت اچھا محسوس کر رہی ہوں۔ یہ یاد کرتے ہوئے کہ کس طرح یسُوعؔ نے اُس چھوٹی بچی کو مُردوں میں سے زندہ کیا تھا‘ ڈاکٹر ڈوئی نے کہااور تُم بھُوکی ہو؟ او‘ ہاں لڑکی نے جواب دیا میں بہت بھُوکی ہوں۔ ڈاکٹر ڈوئی نے مریم کی نرس کو کہا کہ اِسے کوکا اور ڈبل روٹی اور مکھن کھانے کو دو۔ خامُوشی سے خُدا کا شُکر کرتے ہوئے ڈاکٹر ڈوئی دوسرے کمرہ میں گئے جہاں مریم کا بھائی اور بہن اُسی وبا کی وجہ سے بیمار پڑے تھے۔ دُعا کے بعد وہ دونوں بھی فوری طور پر صحت یاب ہو گئے۔ ڈاکٹر ڈوئی نے یہ بھی بتایا کہ جب وہ اُس گھر سے رخصت ہو گئے جہاں پر یسُوعؔ شفابخشنے والے نے فتح پائی تھی‘ میں تو نہیں لیکن میرے دل میں کہیں فردوس سے فتح کا گانا بج رہا تھا۔

اور میں تھوڑا سا بھی اپنی اِس عجیب حرکات پر حیران کُن نہ تھا اور ابھی تک میں یہ معلوم کر رہا تھا کہ وہ آج بھی یکساں ہے۔ اُس دن سے ڈاکٹر ڈوئی نے اپنی کلیسیاء کو الٰہی شفا کی تعلیم دینا شروع کی اور وہ بیماروں کے لئے دُعا کرتے تھے۔

پھر ڈاکٹر ڈوئی نے اُس وبا سے اپنی کلیسیاء کا کوئی بھی رُکن نہ کھویا۔ لیکن کیا یہ عجیب نہیں ہے کہ وہ ڈاکٹر جو کہ ڈوئی کی کلیسیاء کا ایک رکن تھا لوگوں کا معائنہ کرتا اور اُنہیں دوائیاں دیتا تھا لیکن جب میڈیکل سائنس اُن کی بیماری کی مدد نہ کر سکتی تو وہ ڈاکٹر کہنے لگا کہ یہ خُدا کی مرضی ہے۔ یہ مجھے حیران کرتا ہے کہ لوگ دوائیاں کھاتے اور صحت یابی کے لئے سب کچھ کرتے ہیں، لیکن اگر آپ اُنہیں یہ مشورہ دیں کہ وہ کسی سے شفا کے لئے دُعا کروائیں تو وہ کہیں گے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ خُدا کی مرضی نہیں ہے کہ میں شفا پائوں۔ کیوں وہ شُروع میں ہی یہ نہیں کہتے کہ یہ خُدا کی مرضی نہیں ہے کہ میں شفا پائوں؟ اگر اُن کے لئے خدا کی مرضی نہیں ہے کہ وہ شفا پائیں۔

تو انہیں علاج یا دوائیوں کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اور اگر وہ صحت مند ہونے کی کوشش کر رہے ہیں تو وہ خُدا کی مرضی سے باہر نکل رہے ہیں۔ میں شعبہ ادویات کو بُرا نہیں کہہ رہا ہوں۔ ڈاکٹر بھی اُسی ابلیس سے لڑ رہے ہیں جس سے ہم لڑتے ہیں۔ میں اُس نقطہ کی طرف اشارہ کر رہا ہوں کہ یہ غلط انسان سوچ اور دلائل ہیں اور اُنہوں نے بہت سے لوگوں سے اُن کی شفا اور صحت کی برکات چھین لی ہیں۔

ڈاکٹر لیلن۔ بی یومن نے نیویارک سٹی کے ایک بہت بڑے ہسپتال میں ادویات اور سرجری کی تعلیم حاصل کی تھی۔ جب وہ کام سے بہت زیادہ تھک جاتی تو اُس نے اپنے احساس کو صحیح رکھنے اور سونے کے لئے ایک تھوڑی مقدار میں نشہ لینا شُروع کر دیا۔ آخر کار اُسے اُن ادویات کی بہت عادت پڑ گئی زیادہ تر کوفین کی کیونکہ کہ وہ اُس کی عادی ہو گئی تھی۔

وہ ہر روز اُسے عام خوراک سے ۵۰ حصہ زیادہ استعمال کرنے لگی جو کہ عام طور پر ایک جوان پریض کو ادویات کے ساتھ دی جاتی تھی۔

ڈاکٹر یو من شدت سے کوشش کرنے لگی کہ وہ اُن ادویات سے چھٹکارا حاصل کر سکے لیکن اُس کی حالت بہت خراب ہو چکی تھی۔ ایک نرس اُس کی حالت اِس طرح بیان کرتی تھی کہ "ایک ڈھانچہ ہے جس میں ابلیس رہتا ہے"۔ اُس کے دوست کہتے تھے کہ اُس کے مسلئہ کا کوئی حل نہیں ہے۔

ڈاکٹر یو من نے اپنی جوانی میں نجات حاصل کی' اور وہ اُس راستے سے ہٹ گئی تھی۔ لیکن جب اُس نے اپنے آپ کو موت کے دروازہ میں پایا تو اُس نے اپنی انجیل مقُدس کو پڑھنا شُروع کیا جسے اُس نے بہت عرصہ پہلے پڑھنا چھوڑ دیا تھا۔ وہ دوبارہ سے خُدا کے ساتھ رفاقت میں آ گئی اور 1896 میں اُس ادویات کی بُری جان لیوا بیماری سے شفا پا گئی۔ ڈاکٹر یو من نے شفا حاصل کرنے کے بعد تقریباً 40 سال تک کلام کی مُنادی کی۔ اور ڈاکٹر یو من اور اُس کی بہن کو وارثت میں جو زمین ملی تو اُس نے اُس زمین کو "ایمان کا گھر" میں بدل دیا اور وہ وہاں مریضوں کو جو کہ اپنے جسموں کے لئے شفا ڈھونڈتے تھے اُنہیں میڈیکل کی مدد سے دُور ایمان کے گھر میں لے جاتی تھی۔

ڈاکٹر یومن نے کہا تقریباً اُن تمام لوگوں کو شفا حاصل ہوئی جنہیں ڈاکٹر یومن نے کلام سُنایا اور وہ کلام اُن کے دلوں میں اِیمان لے کر آیا کہ وہ خُدا سے اپنی شفا حاصل کر سکیں۔ ڈاکٹر یومن نے اپنی ایک کتاب میں ایک مریض میں اِیمان بڑھانے کی درج ذیل مثال دی ہے۔

ایک دن ایک خاتون ٹوبر کلوس کی آخری سٹیج پر گھر میں لائی گئی۔ ڈاکٹروں نے اُسے میڈیکل مدد دینا ترک کر دی تھی۔ جب ایمبولینس اُس خاتون کو اندر لے کر آئی' ڈاکٹر یومن جانتی تھی کہ وہ مرنے والی ہے۔ اِس کے بجائے کہ ڈاکٹر یومن اُسے دوائیاں دیتی یا اُس کا فوری علاج شروع کرتی وہ خاتون بالائی منزل کے ایک کمرہ میں پہنچائی گئی اور ڈاکٹر یومن نے اُس کے لئے انجیل مقُدس پڑھی۔

اُس نے تقریباً 2 گھنٹے انجیل مقُدس کی وہ آیات جو شفا کے متعلق تھی۔

خاص طور پر استثنا 28 اور گلتیوں 13:3 پڑھی۔ پھر اُس بیمار خاتون کو ہدایت کی گئی کہ جب تُم جاگ رہی ہوتی ہو استثنا 22:28 کو پڑھو کہ کینو پنشن شریعت کی لعنت ہے۔ لیکن گلتیوں 13:3 کے مطابق یسُوعؔ نے ہمیں شریعت کی لعنت سے چُھڑایا ہے۔ اِلئے مجھے اِب یہ بیماری نہیں ہے۔

اگلی صبح ڈاکٹر یومن نے اُس خاتون سے پوچھا کہ کیا وہ اُن آیات کو دہراتی رہی ہے جس کی ہدایت داکٹر نے اُس کو دی تھی۔ بیمار خاتون نے جواب دیا کہ مجھے لگتا ہے کہ میں نے اُسے ۱۰ ہزار مرتبہ دُہرالیا ہے۔ لیکن وہ اُس کے معنی کو سمجھ نہیں پائی۔ ڈاکٹر یومن نے اور بھی بہت سے آیات اُس کے لئے پڑھی اور اُن ہی الفاظ کو دُہرانے کی ہدایت کی۔ اگلی صبح کہانی وہی تھی۔ تیسرے دن کی صبح تک اُس خاتون کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔

ڈاکٹر یومن نے ابھی تک اُس کے ساتھ دُعا بھی نہیں کی تھی۔ یہاں تک کہ وہ بیمار خاتون ڈاکٹر یومن کے اِیمان کے گھر میں تین راتوں سے تھی۔ (میرا خیال ہے کہ ہم بعض اوقات لوگوں کے لئے دُعا کرنے میں جلدی کر دیتے ہیں لیکن ہمیں اُنہیں پہلے کلام کے بارے میں ہدایت کرنی چاہیے)

تیسرے دن کہ دوپہر میں جب ڈاکٹر یومن اور اُس کی بہن شام کا کھانا تیار کر رہی تھی کہ انہیں بالائی منزل پر شور سُنائی دیا۔ اُن کی نئ مریضہ بھاگتے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے آ رہی تھی اور اپنی پوری قوت سے چلاتے ہوئے بولی بہن یومن کیا آپ کو مُعلوم ہے یُسوعؔ نے مجھے مخلصی دی ہے؟ اور اِب وہ بیماری میری نہیں رہی وہ چلی گئ ہے۔

آپ نے دیکھا ڈاکٹر یومن کو اِس بات کی سمجھ تھی کہ دل کا راستہ دماغ سے ہو کر جاتا ہے۔ وہ جانتی تھی کہ اگر وہ خاتون اپنے آپ سے بار بار یہ کہے گی کہ استثناً 22:28 کے مطابق یہ بیماری شریعت کی لعنت ہے۔ لیکن گلتیوں 13:3 کے مطابق مسیح نے مجھ شریعت کی لعنت سے نجات دی ہے۔

اس لئے اِب مجھے وہ بیماری نہیں رہی ہے' اور وہ سچائی آ کر کار اُس کے دل میں درج ہو گئی۔ میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں کہ آپ اُن شفا کی آیات کو لیں اور جاہے کوئی بھی بیماری ہو جس سے آپ اور آپ کا گھرانہ مخلصی حاصل کرنا چاہتا ہو، کیونکہ استثنا 61:28 میں ہے کہ ہر بیماری شریعت کی لعنت کا حصہ ہے یہ آپ کے لئے بھی کام کرے گا۔

ڈاکٹر یومن نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ پہلے زبور 'گیت اور رُوحانی گیت کی ایک کتاب کی اشاعت کی جس کا نام ہے "گولڈ آف آوفائر"۔ یہ زبور 'گیت اور رُوحانی گیت (کلسیوں 16:3) خُدا کے رُوح نے اُس کی بہن کو دیے تھے۔ ڈاکٹر نے کہا کہ جب وہ اور اُس کی بہن دُعا کرتی تو اُس کی بہن رُوح میں گیت اور زبور گاتی تھی۔

ڈاکٹر یومن نے اُن کو اکٹھا کر کے ایک کتاب کی شکل دے دی۔ پاک رُوح کی طرف سے جو ڈاکٹر یومن کی بہن کو رُوحانی گیت دیے گئے تھے اُن میں سے ایک گلتیوں 13:3 میں سے ہے۔

یُسوعؔ نے مُجھے شریعت کی لعنت سے آزاد کِیا ہے
جیسے وہ شرمناک لکڑی پر لٹکایا گیا
وہ تمام بُرائی جو شریعت کی لعنت میں تھی
یُسوعؔ نے مُجھے آزاد کِیا یُسوعؔ نے مجھے
میری بُرائی سے رہائی دی
یُسوعؔ نے مُجھے میری بیماری غریبی اور رُوحانی موت سے رہائی دی

جب سے یُسوعؔ نے مجھے آزاد کِیا میَں صحت مند ہُوں اور خُدا کی امیری یُسوع مسیح کے وسیلہ سے میرے پاس ہے یہ گیت اُن گیتوں میں سے ایک ہے جو ڈاکٹر یومن کی بہن گایا کرتی تھی۔

سبق نمبر 3

رُوحانی موت سے مخلصی

گلتیوں 3:13-14

"(13) مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اُس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چُھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔ (14) تاکہ مسیح یُسوعؔ میں ابرؔاہام کی برکت غیر قوموں تک بھی پُہنچے اور ہم اِیمان کے وسیلہ سے اُس رُوح کو حاصل کریں جس کا وعدہ ہُوا ہے"۔

پہلی لعنت جو خُدا نے کہا تھا اُس کے حکم کو توڑنے کے سبب سے انسان کے اُوپر آئے گی وہ پیدائش ۲:۱۷ میں ہے۔ جہاں پر خُدا نے آدم سے کہا،

"۔۔۔جس دن تو اُس درخت کے پھل میں سے کھائے گا تو مر جائے گا"۔ آدمؔ اور حواؔ کو باغ عدنؔ کے تمام درختوں کے پھلوں کو کھانے کی اجازت تھی سوائے نیکی اور بدی کی پہچان کے درخت کا پھل۔

رُوحانی موت کی لعنت خُدا کی نافرانی کرنے کی وجہ سے اُن پر لاگو ہونی تھی۔ پیدائش 3:22-24 یہ آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ آدمؔ نے خُدا کی نافرمانی کی، اور وہ باغ عدنؔ سے نکالا گیا اور وہ اب حیات کے درخت کے پھل میں سے کھا نہیں سکتا تھا۔ وہ گُناہ اور موت کا خادم بن گیا۔

موت ہمیشہ انسان کے لئے راز رہی ہے۔ (موت) خُدا کی تخلیق یا خُدا کے حقیقی مقصد کا حصہ نہیں تھی۔ انجیل مقُدس بتاتی ہے کہ جسمانی موت خُدا اور انسان کی دشمن ہے۔ 1 کرنتھیوں 26:15 میں ہے "سب سے پچھلا دُشمن جو نیست کیا جائے گا وہ موت ہے"۔

اِس سے پہلے کہ ہم موت کو سمجھیں، ہمیں یہ ضرور معلوم ہونا چاہیے کہ انسان ایک جسمانی مخلوق نہیں ہے۔

انسان ایک رُوح ہے جو کہ جان رکھتا ہے اور بدن میں رہتا ہے۔ (1 تھسلینکیوں 23:5)۔یسُوعؔ نے نیکودیمسؔ کو بتایا۔۔۔۔ تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضُرور ہے۔ (یوحنا 7:3)۔ نیکودیمسؔ دنیاوی طور پر سوچ رہا تھا جب اُس نے یہ سوچھا!۔۔۔ آدمی جب بوڑھا ہو گیا تو کیوں کر پیدا ہو سکتا ہے؟

کیا وہ دوبارہ اپنی ماں کے پیٹ میں داخل ہو کر پیدا ہو سکتا ہے (آیت4)۔

یسُوعؔ نے وضاحت کی!"جو جسم سے پیدا ہوا ہے جسم ہے اور جو رُوح سے پیدا ہوا ہے رُوح ہے (آیت 6)۔ نئ پیدائش انسان رُوح کی دوسری پیدائش ہے۔ حقیقی انسان رُوح ہے۔رُوح جان: عقل' حساسیت' اور مرضی کے ذریعے کام کرتی ہے۔ حقیقی انسان آپ کا رُوح ہے۔ اور آپ کا رُوح اور جان آپ کے بدن میں رہتے ہیں۔جب آپ جسمانی طور پر مرتے ہیں تو

آپ کا رُوح اور جان آپ کے بدن کو چھوڑ کر اپنے ابدی گھر چلے جاتے ہیں۔ لوقا ۱۶ میں یسُوعؑ نے ہمیں امیر آدمی اور لعزرؑ کا حوالہ دیا ہے۔

لوقا16:19-24

"(19)ایک دولت مند تھا جو ارغوانی اور مہین کپڑے پہنتا اور ہر روز خُوشی مناتا اور شان و شوکت سے رہتا تھا۔

(20)اور لعزرؔ نام ایک غریب ناسُوروں سے بھرا ہوا اُس کے دروازہ پر ڈالا گیا تھا۔ (21) اُسے آرزُو تھی کہ دولت مند کی میز سے گرے ہُوئے ٹکڑوں سے اپنا پیٹ بھرے بلکہ کُتے بھی آکر اُس کے ناسُور چاٹتے تھے۔ (22) اور ایسا ہُوا کہ وہ غیرب مر گیا اور فرشتوں نے اُسے لے جا کر ابراہامؔ کی گود میں پہنچا دیا(غور کریں کہ فرشتے اُس کو لے کر گئے اُس کے جسم کو نہیں لیکن اُس کو۔۔۔رُوح اور جان ۔۔۔ابراہام کی گود میں۔) اور دولت مند بھی مُوا اور دفن ہُوا۔

(23) اُس نے عالم اَرواح کے درمیان عذاب میں مبتُلا ہو کر اپنی آنکھیں اُٹھائیں اور ابرہامؔ کو دُور سے دیکھا اور اُسکی گود میں لعزرؔ کو۔ (24) اور اُس نے پُکار کر کہا اے باپ ابرہامؔ مجھ پر رحم کر کے لعزرؔ کو بھیج کہ اپنی اُنگلی کا سرا پانی میں بھگو کر میری زُبان تر کرے کیونکہ میں اس آگ میں تڑپتا ہُوں"۔

لعزرؔ اور امیر آدمی دونوں اپنے شُعور میں تھے۔ انسان جانور کی طرح نہیں مرتا، جو کہ بعض لوگ آپ کو یقین کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔

اور "جان کا سو جانا" جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔ انجیل مقُدس میں کئی قسم کی موت کی بات کی جاتی ہے لیکن تین اقسام ہیں جن سے ہمیں اپنے آپ کو واقف کرنے کی ضرورت ہے (1) رُوحانی موت (2) جسمانی موت (3) ابدی موت یا دوسری موت۔ جس میں ہمیشہ کے لئے آگ کی جھیل میں ڈال دیا جاتا ہے جو کہ کبھی بھی بجھتی نہیں ہے۔ رُوحانی موت ہمارے بدن کے بجائے ہمارے رُوح پر قابض ہوتی ہے۔

دوسری موت ،موت کا آخر ہو گا یا رُوحانی طور پر مرے ہوئے لوگوں کا گھر ہے۔ انسانوں میں جسمانی موت رُوحانی موت کا نتیجہ ہے۔ دوسرے الفاظ میں پہلے رُوحانی موت اِس دنیا پر آئی ،اور پھر یہ جسمانی بدن میں اُس کو تباہ کر کے ظاہر ہوئی۔

جسمانی موت اُس حکُم کی ظاہری شکل ہے جو ہم میں کام کر رہا ہے۔ پولُسؔ نے اِسے ''موت اور گناہ کی شریعت'' کہا ہے۔(رومیوں 8:2)

جب خُدا نے آدمؔ سے کہا ،۔۔۔۔۔ کیونکہ جس روز تُو نے اُس میں سے کھایا تو مرا''۔۔۔(پیدائش 2:7)

خُدا یہاں پر جسمانی موت نہیں بلکہ رُوحانی موت کی بات کر رہا ہے ۔اگر انسان کبھی رُوحانی طور پر نہ مرتا تو وہ جسمانی طور پر بھی نہ مرتا۔ رُوحانی موت کا مطلب ہے خُدا سے جُدائی ۔۔۔وہ لمحہ جب آدم نے گناہ کیا، وہ خُدا سے جُدا ہو گیا۔

جب خُدا اپنے دستُوں کے مطابق ٹھنڈے وقت باغ میں آیا کہ آدمؔ سے بات کرے اور باغ میں چہل قدمی کرے۔ اُس نے آواز دی۔۔ آدمؔ۔۔ ۔تُو کہاں ہے؟ اِور آدمؔ نے کہا!۔۔ ”میں نے اپنے آپ کو چھپایا“

(پیدائش 3:9-10)۔ آدمؔ خُدا سے جُدا ہو گیا۔ جب آدمؔ اور حوآ نے ابلیس کی بات کو سُنا تو وہ اُن کا رُوحانی باپ بن گیا اور اُن کی رُوحوں میں ابلیس کی فطرت آگئی۔ یہ رُوحانی موت ہے۔ اور وہ فطرت فوری طور پر انسانی خاندان میں ظاہر ہونا شُروع ہو گئی۔

آخر کار آدمؔ اور حوآ کے پہلوٹے بیٹے نے اپنے چھوٹے بھائی کو قتل کر دیا۔ انسان اِب ابلیس کے ساتھ پیوستہ ہو گیا تھا۔ وہ ایک جلاوطن ' قانون سے باہر ' باغ سے ہانکا گیا اور اُس کے پاس کوئی قانونی زمین نہیں تھی کہ وہ خُدا تک رسائی حاصل کر سکے۔ انسان اِب خُدا کی بُلاہٹ کا جواب نہیں دے سکتا تھا۔ وہ صرف اپنی نئی فطرت اور نئے مالک کو جواب دیتا تھا۔ انسان گُناہ گار مُجرم اور شریعت کو توڑنے والے سے بڑھ کر تھا۔

انسان رُوحانی طور پر ابلیس کا فرزند بن گیا تھا اور اُس میں اُس کے باپ کی فطرت آ گئی تھی۔ یسُوعؑ نے فریسیوں سے کہا "تُم اپنے باپ ابلیس سے ہو اور اپنے باپ کی خواہشوں کو پُورا کرنا چاہتے ہو۔ وہ شُروع ہی سے خُونی اور سچائی پر قائم نہیں رہا کیونکہ اُس میں سچائی ہے نہیں۔ جب وہ جُھوٹ بولتا ہے تو اپنی ہی سی کہتا ہے کیونکہ وہ جُھوٹا ہے بلکہ جُھوٹ کا باپ ہے"۔

فریسی بہت مذہبی تھے۔ وہ سبت کو عبادت خانہ میں جاتے تھے۔ وہ دُعا کرتے تھے۔ وہ اپنا دسواں حصہ ادا کرتے تھے۔ وہ روزہ رکھتے تھے۔ وہ اور بھی بہت سے اچھے کام کرتے تھے۔ لیکن وہ یسُوعؑ مسیح کے متعلق جھوٹ بولتے اور اُسے قتل کروا دیا۔ یسُوعؑ نے کہا یہ ابلیس کے فرزند ہیں۔ اُن میں ابلیس کی سی خصوصیات تھیں۔

یہ اِس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ انسان اپنے اچھے کاموں اور رویہ کی وجہ سے نجات نہیں پاتا' اُسے نئے سرے سے پیدا ہونا لازم ہے۔

اگر انسان ابلیس کا فرزند نہ ہوتا' تو وہ صحیح طریقے سے عمل کرتا اور سب کچھ ٹھیک ٹھاک رہتا۔ لیکن جبکہ وہ ابلیس کا فرزند ہے حالانا کہ اگر وہ صحیح طریقے سے زندگی گزارنے کی کوشش کرنے' لیکن پھر بھی وہ مرنے کے بعد دوزخ میں ہی جائے گا' آگ کی جھیل میں جو گندھک سے جلتی ہے جو کہ دُوسری موت ہے۔ کیوں؟ انسان خُدا کی حضوری میں کھڑا نہیں ہو سکتا کیونکہ اُس میں اُس کے باپ ابلیس کی فطرت ہے۔ انسان اِسی صورت نجات حاصل کر سکتا تھا کہ اگر کوئی اُس کے گُناہوں کا فدیہ دے اور اُسے نئ فطرت دے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ ایک بوڑھا بیل لیں اور اُسے گھوڑوں کی دوڑ میں دوڑایں' لیکن یہ کام نہیں کرے گا۔ آپ اُس کے دانت تیز کر سکتے ہیں' اُس کے پائوں ہموار کر واسکتے ہیں' اُسے اچھا کھانا کھلا سکتے ہیں' اُسے دوڑ کے میدان میں ہر روز دوڑا سکتے ہیں' اور اُس کو بہت ہی اچھے اصطبل میں رکھ سکتے ہیں۔ لیکن دوڑ کے دن' جب بندوق کی آواز آئے گی تو وہ دوڑ کے میدان میں پیچھے کو بھاگے گا کیونکہ وہ بیل ہے۔ یہ اُس میں اور اُس کی فطرت میں ہے ہی نہیں کہ وہ دوڑنے والا گھوڑا بن سکے۔

تاہم آپ گھوڑے کو دوڑ میں دوڑائیں' اور اگر مناسب دیکھ بھال بھی نہ کریں لیکن جب بندوق کی آواز آئے گی تو وہ بھاگ جائے گا کیونکہ یہ اُس کی فطرت میں ہے وہ پیدا ہی دوڑنے کے لئے ہوا ہے۔ اگر بیل کو گھوڑے کی طرح دوڑنا ہے تو اُسے نئے سرے سے پیدا ہونا لازم ہے اور یہ ایک ناممکن چیز ہے۔ آدمی جو کہ رُوح ہے اور بدن میں رہتا ہے وہ نئے سرے سے پیدا ہو سکتا ہے! اُس کی فطرت تبدیل ہو سکتی ہے!

وہ یسُوعؔ مسیح میں نئی مخلوق بن سکتا ہے! یہ معنی نہیں رکھتا کہ کوئی انسان کتنا اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے کتنے ڈالر کماتا ہے یا کتنا مذہبی ہے۔ عام آدمی خُدا کی حضوری میں کھڑا نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اُس کی فطرت ہی غلط ہے۔ انسان نے جو کیا ہے وہ اِس لئے کھویا ہوا نہیں ہے بلکہ "جو وہ ہے"۔(جو وہ کرتا ہے وہ اُس کا نتیجہ ہے جو وہ ہے)۔

انسان کو خُدا سے زندگی حاصل کرنے کی ضُرورت ہے کیونکہ وہ رُوحانی طور پر مُردہ ہے۔ خُدا کا شُکر ہے۔

کہ مسیح نے ہمیں رُوحانی موت سے مخلصی دی ہے۔ یوحنا5:26

"کیونکہ جس طرح باپ اپنے میں زندگی رکھتا ہے اُسے طرح اُس نے بیٹے کو بھی یہ بخشا کہ اپنے آپ میں زندگی رکھے"۔

نیا انسان یعنی مسیح یسُوعؔ میں موت نہیں تھی۔ وہ ہماری طرح پیدا نہیں ہوا تھا۔ اُس میں رُوحانی موت کی فطرت اور ابلیس نہیں تھا۔ عبرانیوں 2:9 میں ہے کہ اُس نے سب کے لئے موت کا مزہ چکھا۔ اُس نے اپنے اُوپر ہماری گُناہ آلودہ فطرت لے لی۔ عبرانیوں 9:26 میں ہے کہ "۔۔۔ اپنے آپ کو قربان کرنے سے گُناہ (گُناہوں نہیں) کو مٹا دے۔ اُس نے اپنے آپ پر ہماری رُوحانی موت کی فطرت کو لے لیا' تاکہ ہم میں دائمی زندگی ہو۔

یسُوعؔ نے کہا! یوحنا10:10 "چور نہیں آتا مگر چُرانے اور مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو، میں اِس لئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں"۔

یسُوعؑ نے بھی کہا "میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سُنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے اور اُس پر سزا کا حُکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے"۔ (یُوحنا 24:5)۔

یسُوعؑ اِس دنیا میں ہمیں رُوحانی موت سے چُھڑانے کے لئے آئے۔ آدمؑ کو زندگی کے درخت کے پھل میں سے کھانے سے منع کیا گیا تھا۔ کیونکہ اُس نے خُدا کے کلام کو رد کیا تھا۔ لیکن مکاشفہ 2:7 کے مطابق وہ تمام جو خُدا کے کلام کو قبُول کرتے اور اُس پر عمل کرتے ہیں وہ زندگی کے درخت کے پاس لے جائے جاتے ہیں۔ یہ نئ پیدائش آہستہ آہستہ واقع نہیں ہوتی ہے۔ یہ فوُری طور پر ہوتا ہے! یہ خُدا کی طرف سے تُحفہ ہوتا ہے جو ہمیں اِیمان لانے کے وقت ملتا ہے۔ افسیوں 1:2 میں ہے کہ "تُم اپنے قصُوروں اور گُناہوں کے سبب سے مُردہ تھے" (یہ رُوحانی موت ہے) اُس نے ہمیں زندہ کیا!

اور 8 اور 9 آیت میں ہے کہ: افسیوں 2:8-9

"(8) کیونکہ تُم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی

سے نجات ملی ہے اور یہ تُمہاری طرف سے نہیں۔

خُدا کی بخشش ہے۔(9) اور نہ اعمال کے سبب

سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے"۔

کاموں کے ذریعہ سے نہیں۔ یہ اِنا کے غبارے کو پھاڑ دیتا ہے! انسان اپنے آپ کو بچانے کے لئے کچھ کرنا چاہتا ہے' وہ چاہتا ہے کہ اُس کا بھی اِس میں حصہ ہو۔ لیکن انسان کچھ نہیں کر سکتا۔ اُسے بس اپنی مجبوری اور نااُمیدی کو تسلیم کرنا چاہیے۔ اُسے یہ تسلیم کرنا چاہیے جو انجیل مقُدس اُس کے بارے میں کہتی ہے۔۔۔

ایک کھویا ہُوا گُنہگار۔ پھر اُسے نجات کے اُس تحفے کو حاصل کرنا چاہیے جو مسیح نے اُس کے لئے خریدا ہے۔ رومیوں 8:14-16

(14) اِس لئے کہ جتنے خُدا کے رُوح کی

ہدایت سے چلتے ہیں وہی خُدا کے بیٹے ہیں۔

(15) کیونکہ تُم کو غُلامی کی رُوح نہیں ملی جس

سے پھر ڈر پیدا ہو۔

بلکہ لے پالک ہونے کی رُوح ملی جس سے ہم ابّا
یعنی اَے باپ کہہ کر پُکارتے ہیں۔
(16) رُوح خُود ہماری رُوح کے ساتھ مل کر
گواہی دیتا ہے کہ ہم خُدا کے فرزند ہیں"۔

کیا آپ رُوحانی موت سے رُوحانی زندگی میں داخل ہو گئے ہیں؟ کیا خُدا آپ کا باپ ہے؟ کیا آپ آسمان کی طرف دیکھ کر کہہ سکتے ہیں! "خُدا باپ"؟ کیا اُس کا رُوح آپ کی رُوح میں یہ گواہی دیتا ہے کہ آپ خُدا کے فرزند ہیں؟ کیا آپ کے رُوح میں خُدا کا رُوح یہ کہتا ہے "ابّا باپ"؟ اگر آپ نئے سرے سے پیدا ہو چُکے ہیں تو آپ اِن تمام چیزوں کا تجربہ حاصل کرتے ہیں۔

اور اگر آپ نئے سرے سے پیدا نہیں ہوئے تو آج ہی مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کریں!

یسُوعؔ کو بطور نجات دہندہ قبول کرنے کے لئے ایک گنہگار کی دُعا پیارے آسمانی باپ! میں یسُوعؔ کے نام میں تیرے پاس آتا / آتی ہوں۔ تیرا کلام فرما تاہے،

"۔۔۔جو کوئی میرے پاس آئے گا اُسے میں ہر گز نکال نہ دُوں گا"۔ (یوحنا37:6)

اِس لئے میں جانتا / جانتی ہوں کہ تُو مجھے ہر گز نکال نہ دے گا بلکہ مجھے اندر لائے گا اور میں اِس کے لئے تیرا شُکر ادا کرتا / کرتی ہوں۔ تُو نے اپنے کلام میں فرمایا، "اگر تُو اپنی زبان میں یسُوعؔ کے خُداوند ہونے کا اقرار کرے اور اپنے دل سے اِیمان لائے کہ خُدا نے اُسے مُردوں میں جلایا تو نجات پائے گا۔ کیونکہ جو کوئی خُداوند کا نام لے گا نجات پائے گا، (رومیوں 13:10) میں اپنے دل سے ایمان لاتا / لاتی ہوں کہ یسُوعؔ مسیح خُدا کا بیٹا ہے۔ میں اِیمان لاتا / لاتی ہوں کہ وہ مجھے راستباز ٹھہرانے کے لئے مُردوں میں سے جلایا گیا۔ میں اُس کا نام پُکارتا / پُکارتی ہوں۔ میں یسُوعؔ کا نام پُکارتا / پُکارتی ہوں۔ پس اِے باپ مجھے معلوم ہے تُو نے اِسی وقت مجھے نجات بخش دی ہے۔ تیرا کلام فرماتا ہے۔ "کیونکہ راست بازی کے لئے ایمان لانا دل سے ہوتا ہے اور نجات کے لئے اقرار منہ سے کیا جاتا ہے"۔

(رومیوں10:9-10)۔

میں اپنے دل سے ایمان لاتا / لاتی ہوں اور اسی وقت یسُوعؔ کو اپنا شخصی نجات دہندہ کے طور پر و قبول کرتا / کرتی ہوں۔

لہذا اب میں نجات ہافتہ ہوں۔

خُدا باپ تیرا شُکر ہو!

دستخط۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تاریخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مخلصی کے فضائل کا الٰہیاتی جائزہ

اِس تخلیقی واختراعی تصنیف میں جناب کینتھ ای ہیگن نے نہایت مفصل انداز میں بیان کیا ہے کہ یسوع مسیح نے ہمیں کس طرح عہدِ عتیق کی شریعت کی لعنت سے مخلصی دلائی ہے اور ہمارے لئے ابرہام کی برکات یعنی مالی خوشحالی، صحت اور روحانی مخلصی کے حصول کا راستہ کھولا ہے۔

اِس بصیرت افروز کتاب میں پیش کردہ تعلیمات کی مدد سے آپ مندرجہ ذیل سوالات کے مدلل جوابات حاصل کر سکتے ہیں:

- شریعت کی لعنت کیا ہے؟
- کیا دولتمند ہونا بُری بات ہے؟
- گناہ اور خطا کے سبب سے بیماری اور لاچاری کا دروازہ کیسے کھلتا ہے؟
- کیا انسان اپنے کردار یا نیک اعمال کے ذریعے روحانی موت سے خلاصی حاصل کر سکتا ہے؟
- مسیح میں ہونے کے باعث مجھے جو برکات اور فضائل حاصل ہیں اُن سے مَیں کیسے فیض یاب ہو سکتا ہوں؟

کینتھ ای ہیگن کو خدا نے ۱۷ برس کی عمر میں دِل اور خون کے ایک لاعلاج عارضے سے معجزانہ طور پر شفا دی تو اُس کے بعد اُنھوں نے اپنی زندگی کو خداوند کی خدمت کے لئے وقف کر دیا اور لگ بھگ ۷۰ سال تک پوری جانفشانی اور وفاداری کے ساتھ انجیل کی خدمت میں مصروفِ عمل رہے۔ اگرچہ ریورنڈ کینتھ ۲۰۰۳ء میں خداوند کے ابدی آرام میں داخل ہو گئے تو بھی اُن کی قائم کردہ منسٹری آج بھی دنیا بھر کے لاکھوں انسانوں کے لئے اِس بابرکت خدمت کو جاری رکھے ہوئے ہے۔

کینتھ ہیگن منسٹریز کی خدمات میں "دی ورڈ آف فیتھ" کے نام سے ایک عدد مفت رسالے کا اجراء، رہیما بائبل ٹریننگ کالج، رہیما ایلیومنی ایسوسی ایشن، رہیما منسٹریل ایسوسی ایشن انٹرنیشنل، فیتھ لائبریری پبلیکیشنز، رہیما کارسپانڈنس بائبل اسکول اور رہیما پرزن منسٹری شامل ہیں۔ ریورنڈ ہیگن کے فرزندِ ارجمند کینتھ ڈبلیو ہیگن اپنی اہلیہ لینیٹ ہیگن کے ہمراہ ایک ہفتہ وار ٹیلیویژن براڈکاسٹ "رہیما پریز" اور ایک ہفت روزہ ریڈیو پروگرام "رہیما فار ٹوڈے" کی میزبانی کے علاوہ دنیا بھر میں "لیونگ فیتھ کروسیڈز" کے نام سے بشارتی اجتماعات کا انعقاد کرنے کے ذریعہ سے اِس شمعِ فروزاں کو روشن رکھے ہوئے ہیں۔